جانوروں کے بچوں کی
بہتر نگہداشت کے رہنما اُصول

Charles Sturt University

Australian AID

اے ایس ایل پی ڈیری پراجیکٹ
یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور

دیباچہ

اے ایس ایل پی ڈیری پراجیکٹ آسٹریلوی اور پاکستانی حکومتوں کے باہمی اشتراک کا ایک ایسا منصوبہ ہے جس کا مقصد توسیعی تربیت کے ذریعے چھوٹے ڈیری فارمرز کے جانوروں میں دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھا کر ان کے معاشی و معاشرتی حالات میں بہتری لانا ہے ۔ پیداوار میں اضافہ صرف اُسی وقت ممکن ہے جب فارمرز کو اپنے جانوروں کی رہائش، خوراک، صحت اور بچوں کی بہتر طرز پر نگہداشت جیسے تمام اُمور کے متعلق مکمل آگاہی ہو۔

اس توسیعی کتابچے کا مقصد ڈیری فارمرز کو جانوروں کے بچوں کی بہتر نگہداشت کے بنیادی اصولوں سے مکمل آگاہی دینا ہے تاکہ ہم فی جانور دودھ اور گوشت کے مطلوبہ اہداف کو حاصل کر سکیں۔ اس سے پاکستان کے دیہی علاقوں میں غربت کی شرح میں کمی اور لوگوں کے طرزِ زندگی کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔ اس توسیعی کتابچے کی انفرادیت یہ ہے کہ اس میں موجود تمام معلومات مستند اور تجربات پر مبنی ہیں جو کہ ڈیری ٹیم کو پراجیکٹ کی پہلی فیز کے دوران حاصل ہوئے۔ اس توسیعی کتابچے سے نہ صرف ڈیری فارمرز بلکہ ویلیج ویٹرنری ورکرز، ویٹرنری اسسٹنٹ اور ڈاکٹر حضرات بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ اس کتابچے کو چھاپنے کے لئے ہم آسٹریلوی حکومت کے بین الاقوامی زرعی تحقیقاتی ادارے کے ممنون ہیں۔

ڈیری ٹیم

فہرست

حاملہ جانوروں کی دیکھ بھال	2
پیدائش کے بعد بچے کی نگہداشت	2
بچوں کی غذائی ضروریات	4
بوہلی کی اہمیت	4
دیکھ بھال کے بنیادی اُمور	16
حفظانِ صحت	20
بچوں کی اہم بیماریاں	21
گوشت کے لئے جانوروں کو فربہ کرنا	29
فربہ کرنے والے راشن کے اجزائے ترکیبی	34

اہمیت

جانوروں کے بچے کسی بھی ڈیری فارم کے معاشی مستقبل کے ضامن ہوتے ہیں۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق ہمارے ملک میں 15 ملین چھوٹے جانور ہیں جن کو روایتی طریقوں سے پالا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم فی جانور دودھ اور گوشت کے مطلوبہ اہداف سے کم پیداوار حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بچوں کی دیکھ بھال، حفظانِ صحت اور خوراک جیسے اہم اُمور میں غفلت اُن کی شرح اموات میں خطرناک حد تک اضافے کا باعث بن رہی ہے۔ عدم توجہی کے سائے میں پلنے والے بچے مستقبل میں کبھی بھی بہتر پیداواری صلاحیت کا مظاہرہ نہیں کر پاتے تاہم بچوں کی جدید طرز پر نگہداشت کر کے ڈیری فارم کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا سکتا ہے۔

حاملہ جانوروں کی دیکھ بھال

بچے کی بہتر صحت، شرح بڑھوتری اور مستقبل میں پیداواری صلاحیت کا انحصار دورانِ حمل ماں کی بہتر دیکھ بھال پر ہوتا ہے۔ حاملہ جانور کو اپنے جسمانی افعال سرانجام دینے کے علاوہ بچے کی نشوونما کے لئے بھی متوازن خوراک کی ضرورت ہوتی ہے۔ ماں کی دیکھ بھال میں لاپرواہی نا صرف اس کی پیداوار پر اثرانداز ہوتی ہے بلکہ کمزور اور لاغر بچے کی پیدائش کا بھی سبب بنتی ہے۔ ایسے بچوں میں شرح اموات کے امکانات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ مختلف تحقیقات کے مطابق حاملہ جانوروں کو کم از کم دو ماہ کا خشک دورانیہ دینے سے نا صرف دودھ کی پیداوار بلکہ بوہلی کے معیار کو بھی بہتر کیا جا سکتا ہے۔ ماں اور بچے کو غذائی کمی سے منسلک پیچیدگیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے دورانِ حمل میں متوازن خوراک کا استعمال ضرور کروائیں ان پیچیدگیوں میں پیدائش میں دشواری، جیر کا نہ گرنا، سوتک کا بخار، کمزور اور لاغر بچے کی پیدائش اور بچے کی موت واقع ہونا قابلِ ذکر ہیں۔

پیدائش کے بعد بچے کی نگہداشت

بچے کی صحت اور بقاء کا دارومدار پیدائش کے ابتدائی ایام میں کیے جانے والے انتظامی اُمور میں مضمر ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ بچوں میں زیادہ تر اموات اِسی دورانیہ میں واقع ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں زیادہ تر ڈیری فارمز خاص طور پر نر بچوں کی نگہداشت میں انتہائی غفلت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اُن کے خیال میں نر بچوں کی پرورش معاشی لحاظ

سے فائدہ مند نہیں حالانکہ جدید اور مؤثر حکمت عملی اپنا کر معقول منافع حاصل کیا جا سکتا ہے۔

دیکھ بھال کے لئے اہم تجاویز

- بچے کے ناک اور منہ سے لیس دار مادوں کو اچھی طرح صاف کریں۔ سانس میں دشواری کی صورت میں بچے کو اس طرح لٹکائیں کہ سانس کی نالی میں موجود لیس دار مادوں کا اخراج آسانی سے ہو سکے
- ماں کو بچے کا جسم چاٹنے دیں اس عمل سے بچے کے دورانِ خون میں بہتری آتی ہے اور ماں کیلئے بچے کو اپنانے میں بھی مدد ملتی ہے
- بچے کو بڑے جانوروں سے الگ صاف، خشک اور آرام دہ جگہ پر رکھیں
- بچے کی ناف پر جراثیم کش دوائی مثلاً ٹنکچر آیوڈین یا ڈیٹول لگائیں
- بچے کو پرندوں اور دیگر جانوروں کے حملے سے بچائیں

بچوں کی غذائی ضروریات

بچوں کی بہتر صحت اور شرح بڑھوتری کیلئے غذائی ضروریات کے بنیادی اصولوں کو سمجھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ پیدائش سے دودھ چھڑوانے تک کا مرحلہ تو خاص طور پر اہمیت کا حامل ہے۔

بوہلی

بوہلی نوزائیدہ کیلئے قدرت کا وہ پہلا انمول تحفہ ہے جس کا غذائی لحاظ سے کوئی ثانی نہیں۔ دورانِ حمل ماں کے خون سے قوتِ مدافعت بچے میں منتقل نہیں ہوتی مزید براں پیدائش کے وقت بچے کا مدافعتی نظام بھی فعال نہیں ہوتا۔ صرف بوہلی ہی بچے میں قوت مدافعت منتقل کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ اگر پیدائش کے فوراً بعد بچے کو بوہلی نہ پلائی جائے تو ان میں بیماریوں کا اندیشہ خطرناک حد تک بڑھ جاتا ہے۔ یہاں پر یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ بوہلی میں مدافعتی اجزاء، خشک مادے، حل شدہ نمکیات، وٹامن اور پروٹین دودھ کی نسبت زیادہ مقدار میں پائے جاتے ہیں لہٰذا دودھ کبھی بھی بوہلی کا متبادل نہیں ہوسکتا پیدائش کے پہلے 24 گھنٹے بوہلی کی جاذبیت کیلئے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں پیدائش کے بعد بوہلی پلانے میں جتنی تاخیر کی جائے گی اُتنی ہی بچے میں قوتِ مدافعت اور بڑھوتری کے کم ہونے کا اندیشہ ہے۔ بوہلی سے مطلوبہ فوائد کے حصول کا انحصار بوہلی پلانے کے وقت، مقدار اور معیار پر ہے۔

بوہلی پلانے کا وقت

بوہلی خواہ بہترین معیار کی بھی ہو لیکن اگر بروقت نہ پلائی جائے تو اس سے مطلوبہ فوائد کا حصول ناممکن ہے۔ جانور کے جیر گرانے کا انتظار کیے بغیر بچے کو پیدائش کے فوراً بعد پیٹ بھر کر بوہلی پلائیں۔ پیدائش کے پہلے 6 گھنٹوں میں مدافعتی اجزاء کی جاذبیت بہت زیادہ ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ کم ہو کر اگلے 24 گھنٹوں کے بعد بالکل ختم ہو جاتی ہے

پیدائش کے 2 گھنٹے بعد بوہلی سے مدافعتی اجزاء کی جاذبیت

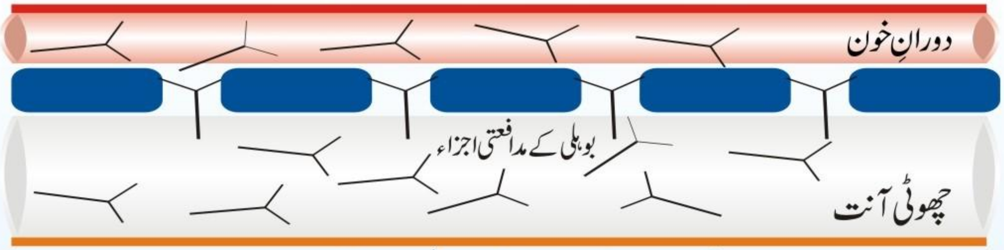

پیدائش کے 24 گھنٹے بعد بوہلی سے مدافعتی اجزاء کی جاذبیت

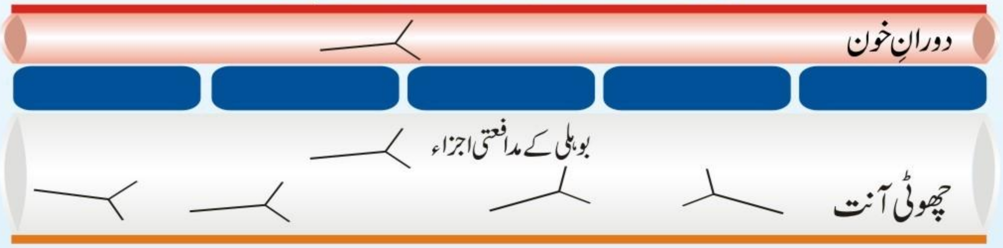

لہٰذا بچے کے پاس ماں سے زیادہ مدافعتی اجزاء حاصل کرنے کا وقت بہت کم ہوتا ہے۔ اگر بچہ کمزور ہو یا خود ماں کا دودھ نہ پی سکے تو اُسے فیڈر یا بوتل کی مدد سے جلد از جلد بوہلی پلائیں۔

مقدار

بچے کو پیدائش کے فوراً بعد پیٹ بھر کر بوہلی پلائیں۔ عام طور پر ڈیری فارمرز میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ پیٹ بھر کر بوہلی پلانے سے بچوں میں موک لگ جاتی ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ پیٹ بھر کر بوہلی پلانے سے ان کا پیٹ اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے جو کہ نظام انہضام کو فعال بنانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

معیار

بوہلی سے مؤثر قوت مدافعت کی منتقلی مقدار کی نسبت معیار میں پنہاں ہے جس کا تعین اس میں موجود مدافعتی اجزاء کی مقدار پر ہے اور ان اجزاء کا انحصار ماں کی عمر، خشک دورانیہ، حفاظتی ٹیکوں کے کورس اور متوازن خوراک پر ہوتا ہے۔ بوہلی کے معیار کو کلاسٹرومیٹر کی مدد سے جانچا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مشاہدے کی بناء پر بھی خاطر خواہ حد تک مدافعتی اجزاء کی موجودگی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ بہتر معیار کی بوہلی عموماً دیکھنے میں گاڑھی ہوتی ہے۔ معیاری بوہلی میسر نہ ہونے کی صورت میں بچے کو نسبتاً زیادہ مقدار میں بوہلی پلائیں تاکہ اُسے مطلوبہ مقدار میں مدافعتی اجزاء مل سکیں۔

پانی

جانداروں کے لئے پانی کی اہمیت ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ بچوں کے وزن کا تقریباً 90 فیصد حصّہ پانی پر مشتمل ہوتا ہے۔ پانی بچوں کے وزن میں اضافے، جسمانی افعال کو بخوبی سرانجام دینے، خوراک کو بہتر طریقے سے ہضم کرنے، ریومن کی بڑھوتری کے عمل اور جسمانی درجہ حرارت کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے مگر بدقسمتی سے زیادہ تر ڈیری فارمرز روایتی طور پر چھوٹے بچوں کو پانی نہیں پلاتے بلکہ صرف دودھ پلانے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں دودھ ہی بچوں میں پانی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہے اور پانی موک لگنے کا سبب بھی بنتا ہے۔

مگر درحقیقت عمر کے ابتدائی ایام ہی سے ہر وقت تازہ اور صاف پانی کی فراہمی بچوں میں بہتر صحت کی ضمانت ہے۔ بچوں میں پانی کی ضرورت خوراک کی طبعی حالت اور موسمی تغیر و تبدل پر بھی منحصر ہوتی ہے ۔ جو بچے زیادہ خشک مادوں پر مشتمل خوراک کھائیں گے انہیں زیادہ پانی درکار ہوگا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ بچوں کی شروع ہی سے تازہ اور صاف پانی تک آزادانہ رسائی ممکن بنائیں۔

دودھ

دودھ بچوں کے لیے ایک مکمل غذا ہے۔ اسے روزانہ دس فیصد بلحاظ جسمانی وزن پلانا چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر بچے کا جسمانی وزن 40 کلوگرام ہو تو اس کو روزانہ 4 لیٹر دودھ پلائیں یعنی 2 لیٹر صبح اور 2 لیٹر شام۔ بچوں کو دودھ پلاتے وقت مناسب صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھیں تا کہ ان کو موک اور دوسری بیماریوں سے بچایا جا سکے۔ اگر بچہ بیماری یا کسی اور وجہ

سے دودھ نہ پی سکے تو اسے بوتل یا فیڈر کی مدد سے آہستہ آہستہ دودھ پلائیں۔

دودھ کی متبادل غذا (Milk Replacer)

ڈیری فارمرز کے لئے دودھ ایک نقد آور سرمایہ ہے کیونکہ فارم کی آمدن کا انحصار دودھ کی فروخت پر ہوتا ہے۔ تمام ڈیری فارمرز کی یہ بھرپور کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ دودھ فروخت ہو۔ مگر بچوں کو پلانے کے لئے کافی مقدار میں دودھ استعمال ہو جاتا ہے اگر یہ دودھ کسی متبادل غذا کے ذریعے بچا لیا جائے تو فارمر کی آمدن میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اس متبادل غذا کو مِلک رپلیسر کہتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک میں مِلک رپلیسر کا استعمال عام ہے مگر ہمارے ہاں ماضی میں عدم دستیابی کے سبب اس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکا۔ جبکہ حال ہی میں مختلف کمرشل کمپنیوں نے کئی مِلک رپلیسر متعارف کروائے ہیں جن سے بھرپور فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

فوائد

- ملک رپلیسر دودھ کی نسبت کم قیمت میں دستیاب ہوتے ہیں
- ان کے اجزائے ترکیبی بچوں کی ضروریات کے پیش نظر تبدیل کیے جاسکتے ہیں
- بچوں کو دودھ سے منتقل ہونے والی بیماریوں سے بچایا جاسکتا ہے
- انہیں دودھ کی نسبت زیادہ عرصہ تک محفوظ رکھا جاسکتا ہے

احتیاطی تدابیر

ملک رپلیسر سے مؤثر نتائج کے حصول کے لئے درج ذیل احتیاطی تدابیر پر عمل کرنا انتہائی ضروری ہے

- ملک رپلیسر ہمیشہ مستند ذرائع سے حاصل کریں اور وقتِ معیاد کا خاص خیال رکھیں
- خشک اور صاف جگہ پر رکھیں
- ملک رپلیسر کی تیاری سے پلانے تک کے مرحلے میں صفائی، درجہ حرارت اور مقدار کا خاص خیال رکھیں۔ مزید برآں ذاتی مشاہدات اور مقدار کے اندازوں سے مکمل اجتناب کریں بصورتِ دیگر بچوں میں موک لگنے کا اندیشہ ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ لیبل پر درج ہدایات پر مکمل طور پر عمل کیا جائے

کاف سٹارٹر راشن / ونڈا

ہمارے ہاں خصوصاً دیہی علاقوں میں بچوں کی شرح بڑھوتری مایوس کن ہے جس کی بنیادی وجہ خوراک کی کمی ہے۔ اس شرح کو بہتر بنانے کے لیے بچوں کو ان کی ضروریات کے مطابق متوازن خوراک فراہم کی جانی چاہیے۔ اس ضرورت کو اگر صرف دودھ سے پورا کیا جائے تو روزانہ زیادہ مقدار میں دودھ درکار ہوگا لیکن دودھ کی انسانی ضروریات اور نفع کے تناسب کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ممکن نہیں کہ اس ضرورت کو صرف دودھ ہی سے پورا کیا جائے لہٰذا یہ ضروری ہے کہ بچوں کی خوراک کا کچھ حصہ دودھ سے پورا کریں اور باقی ٹھوس غذا (کاف سٹارٹر راشن) سے پورا کریں یہ راشن 7 دن سے 4 ماہ کی عمر تک دیا جا سکتا ہے۔ ابتداء میں بچوں کو کاف سٹارٹر کی طرف مائل کرنے کیلئے ڈیری فارمر کو خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ شروع میں راشن کو ہاتھ سے کھلائیں رفتہ رفتہ بچے خود بخود کھانا شروع کر دیتے ہیں۔

کاف سٹارٹر ریومن (معدہ) کی اندرونی دیواروں میں موجود انگلی نما اُبھار (Papillae) کی نشو ونما کرتا ہے۔ اگر ان کی مناسب نشو ونما ہو تو بچے خوراک میں موجود غذائی اجزاء کو بہتر طور پر جذب کر سکتے ہیں جس سے بہتر شرح بڑھوتری کے حصول میں مدد ملتی ہے۔ یہ اُبھار نظام انہضام میں بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں اس لیے ان کی جلد اور بہتر نشو ونما کیلئے بچوں کو عمر کے پہلے ہفتے ہی سے کاف سٹارٹر راشن کھلانا شروع کر دینا چاہیے اور چار ہفتے کی عمر میں بچوں کو راشن کے ساتھ خشک چارہ/ھیئے بھی ڈالنا شروع کر دیں۔ کاف سٹارٹر راشن کی مارکیٹ میں عدم دستیابی کی صورت میں ٹھوس غذا مثلاً دلے ہوئے دانے/دلیہ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس بات کی خاص خیال رکھیں کہ کاف سٹارٹر راشن اچھی کوالٹی کا اور زود ہضم ہونا چاہیے۔

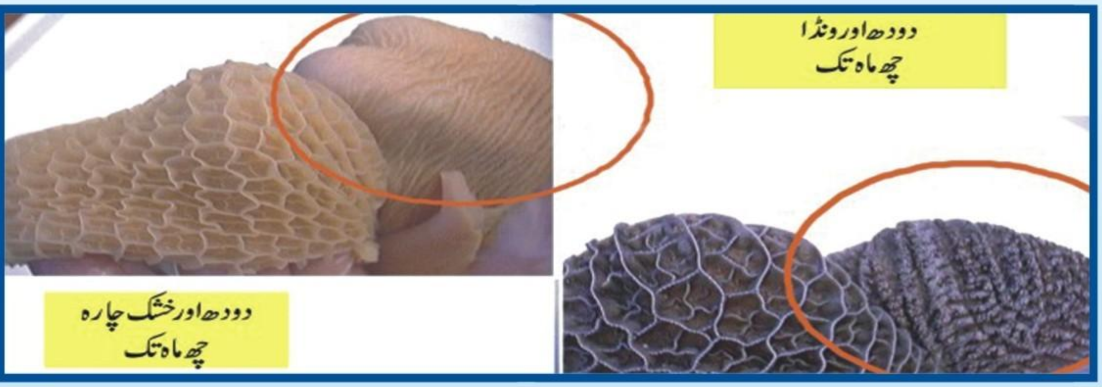

ریومن کی بڑھوتری

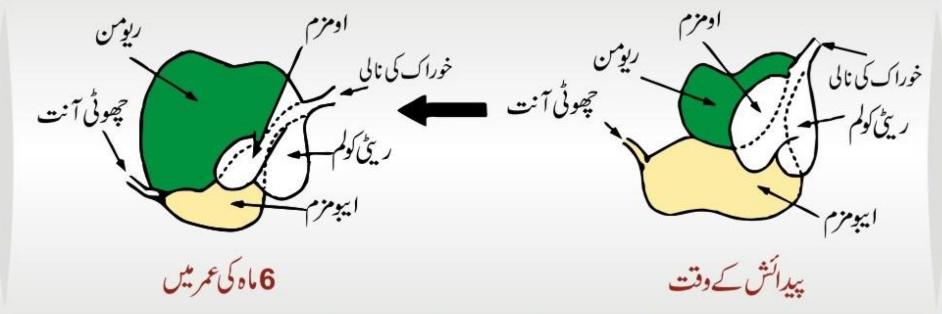

کاف سٹارٹر راشن کے اجزائے ترکیبی

سیریل نمبر	اجزاء	فیصد
-1	دلیہ مکئی	55
-2	رائس پالش	11.80
-3	شیرہ یا راب	7
-4	کینولا میل	11
-5	سویابین میل	12
-6	منرل پری مکس	1
-7	نمک	0.50
-8	ڈائی کیلشیم فاسفیٹ	0.20
-9	کیلشیم کاربونیٹ	1.30
-10	وٹامنز پری مکس	0.20
	ٹوٹل	**100**

لحمیات	17.19 فیصد	کیلشیم	0.91 فیصد
خشک مادہ جات	87.46 فیصد	فاسفورس	0.50 فیصد

سبز چارہ جات

پیدائش کے وقت بچوں کے معدے کے چار حصوں میں سے صرف ایک حصہ یعنی ایبومیزم فعال ہوتا ہے جو کہ دودھ کو ہضم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے جبکہ سبز چارہ جات کے ہاضمے کا عمل صرف ریومن میں ہوتا ہے۔ چونکہ پیدائش کے وقت ریومن فعال نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ بچوں کو چھ ہفتے تک سبز چارہ نہیں دینا چاہیے۔ ہمارے ہاں زیادہ تر ڈیری فارمرز انہیں ابتدائی ایام سے ہی سبز چارہ ڈالنا شروع کر دیتے ہیں جو ہضم نہیں ہو پاتا اور بچے کا پیٹ لٹک جاتا ہے۔

دودھ چھڑوانے کا مرحلہ

جب بچہ ٹھوس غذا/ونڈے سے اپنی غذائی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہو جائے تو اس کا دودھ چھڑوا دینا چاہیے۔ دودھ چھڑوانے کی عمر بچے کی خوراک پر منحصر ہوتی ہے۔ عام طور پر بچوں کو تین ماہ کی عمر تک دودھ چھڑوا دینا چاہیے۔ اگر بہتر معیار کے کاف سٹارٹر راشن استعمال کیا جائے تو دودھ چھڑوانے کا عمل با آسانی آٹھ سے دس ہفتے کی عمر میں مکمل کیا جا سکتا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق اگر بچہ روزانہ ایک کلو ونڈا کھانا شروع کر دے تو اس کا دودھ چھڑوا دینا چاہیے۔ اس طرح جلد از جلد دودھ چھڑوا کر ونڈے / ٹھوس غذا کے استعمال سے ڈیری فارمر حضرات معقول منافع حاصل کر سکتے ہیں۔

عمر کے لحاظ سے بچوں کی غذائی ضروریات کا خلاصہ

پیدائش کے فوراً بعد

- جانور کے جیر گرانے کا انتظار مت کریں اور پیدائش کے فوراً بعد بچے کو پیٹ بھر کر بوہلی پلائیں

1 سے 5 ہفتے

- دودھ 10 فیصد بلحاظ جسمانی وزن
- پانی اور ونڈے تک آزادنہ رسائی
- چار ہفتے کی عمر میں خشک چارہ

6 سے 8 ہفتے

- دودھ کی مقدار رفتہ رفتہ کم کرنا شروع کردیں
- پانی اور ونڈے تک آزادنہ رسائی
- سبز چارہ کھلانا شروع کردیں

9 سے 12 ہفتے

- روزانہ ایک کلو ونڈا دیں
- پانی تک آزادنہ رسائی
- سبز چارے تک آزادنہ رسائی

بچوں کی دیکھ بھال کے بنیادی اُمور

بچوں کی بہتر دیکھ بھال کا انحصار ارد گرد کے ماحول اور دستیاب ذرائع پر ہوتا ہے۔ ڈیری فارمرز کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ کس طرح وہ اپنے دستیاب وسائل کا بہترین استعمال کر کے بچوں میں بہتر شرح بڑھوتری اور مختلف بیماریوں کے خطرات کو کم کر کے شرح اموات پر قابو پا سکتے ہیں۔

بچوں کی بہتر نگہداشت کے لئے انہیں صاف ستھرا، آرام دہ اور ہوادار ماحول مہیا کرنا انتہائی ضروری ہے۔ بچے یہ نہیں بتا سکتے کہ کونسے عوامل اُن کے رہن سہن پر اثر انداز ہو رہے ہیں البتہ اُن کی بے آرامی، حرکات و سکنات اور ماحول کا بغور مشاہدہ کر کے اُن عوامل کا احاطہ کیا جا سکتا ہے

بچوں کے رہن سہن پر منفی اثرات مرتب کرنے والے چند عوامل درج ذیل ہیں:

- بچوں کو باندھ کر رکھنا
- خوراک اور پانی تک محدود رسائی
- ہوا کی آمدرفت میں کمی
- صفائی ستھرائی کا غیر مناسب انتظام
- عمر کے لحاظ سے بچوں کی درجہ بندی نہ کرنا
- غیر موزوں فرش اور پانی کا نکاس

بچوں کا پنجرہ (Calf Cage)

بچوں کے رہن سہن پر مرتب ہونے والے منفی اثرات سے بچاؤ کے لیے انہیں کم از کم دو ماہ کے لئے پنجرے میں رکھنا ایک موزوں اور قابل عمل طریقہ ہے۔ یہ پنجرہ عام طور پر اپنے موجودہ وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے لوہے، لکڑی یا

اینٹوں سے باآسانی بنایا جا سکتا ہے۔ بچوں کو مٹی کھانے، دوسرے جانوروں کو چاٹنے، مختلف بیماریوں سے بچانے اور جلد از جلد ٹھوس غذا پر منتقل کرنے کے لئے یہ طریقہ انتہائی معاون ثابت ہوسکتا ہے۔

شناختی نظام (Ear Tagging)

منافع بخش ڈیری فارمنگ میں جانوروں کی شناخت اور ریکارڈ کیپنگ کا نظام ایک کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اس نظام سے نہ صرف بچوں کی صحت، شرح بڑھوتری اور پیداواری صلاحیت کو جانچنے بلکہ بہتر خوراک، انتظامی اُمور، صحت، افزائشِ نسل اور باڑے سے اخراج جیسے اُمور کی حکمت عملی ترتیب دینے میں بھی مدد ملتی ہیں۔ بچوں کی شناخت کانوں پر نمبر لگانے (Ear Tagging) یا ران پر نمبر کنندہ (Cold/Hot Branding) کرنے سے با آسانی کی جا سکتی ہے۔ کسی بھی شناختی نظام کو اپنانے اور پیچیدگیوں سے بچنے کیلئے اپنے قریبی ویٹرنری ڈاکٹر سے مشاورت ضرور کریں۔

اضافی تھنوں کی تلفی

بعض اوقات بچھڑیوں میں پیدائشی طور پر چار سے زائد تھن موجود ہوتے ہیں۔ یہ عموماً دو تھنوں کے درمیان یا حوانے کی پچھلی طرف پائے جاتے ہیں۔ یہ نقص عام طور پر دوغلی نسل کی بچھڑیوں میں زیادہ پایا جاتا ہے جو کہ بعد میں دودھ دوہنے کے عمل میں رکاوٹ، ساڑو کے اندیشے اور جانور کی قیمت میں کمی کی وجہ سے ڈیری فارمرز کے لئے معاشی نقصان کا باعث بنتا ہے۔ لہٰذا ان ضافی تھنوں کو بروقت تلف کرنا انتہائی ضروری ہے۔ پیدائش سے دو ماہ تک بچھڑی کے اضافی تھن میں خون کی فراہمی نہایت قلیل ہوتی ہے۔ اس دوران اضافی تھن کاٹنے سے خون کا ضیاع نہیں ہوتا اور زخم بھی جلد مندمل ہو جاتا ہے۔

پیدائش کے بعد اضافی تھن کی اچھی طرح نشاندہی کریں۔ اضافی تھن پر ڈیٹول یا ٹنکچر آیوڈین لگا کر اُس کو دو انگلیوں کے درمیان اوپر اُٹھا کر صاف قینچی یا بلیڈ کی مدد سے کاٹ دیں۔ زخم ٹھیک ہونے تک پائیوڈین لگاتے رہیں۔ کسی پیچیدگی کی صورت میں ماہر ویٹرنری ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

سینگوں کو ختم کرنا

گائیوں کے سینگ عموماً بڑے اور نوکیلے ہوتے ہیں۔ ہمیشہ اس بات کا خدشہ رہتا ہے کہ جانور دوسرے جانوروں کو نقصان نہ پہنچائے یا پھر کسی چیز سے ٹکرانے کی صورت میں خود کو زخمی نہ کر لے جو کہ بعد ازاں دیگر پیچیدگیوں کا موجب بن سکتا ہے لہٰذا ابتدائی عمر سے ہی سینگوں کو ختم کر دینا چاہیے۔ گائیوں میں سینگوں کے خاتمہ سے خوبصورتی بڑھا کر اضافی قیمت بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

سینگوں کا خاتمہ مختلف طریقوں مثلاً کریم، گرم لوہے کی سلاخ، برقی آلہ (الیکٹرک ڈی ہارنر) اور کاسٹک سوڈا کی مدد سے کیا جا سکتا ہے جس سے سینگ پیدا کرنے والے خلیے مکمل طور پر ختم ہو جاتے ہیں اور اسطرح مستقل طور پر سینگ نکلنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔ کسی پیچیدگی کی صورت میں ماہر ویٹرنری ڈاکٹر سے رابطہ کریں۔

حفظانِ صحت

صحت مند بچے کسی بھی ڈیری فارم کے معاشی مستقبل کے ضامن ہوتے ہیں۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر بیماریوں سے محفوظ بچے ہر کامیاب ڈیری فارمر کی اولین ترجیح ہوتے ہیں۔ عام طور پر ہمارے ڈیری فارمرز دودھیل جانوروں پر تو بھرپور توجہ دیتے ہیں مگر بچوں کی صحت کے بنیادی اُمور میں غفلت برتتے ہیں جو کہ بعد ازاں ان کے لئے معاشی نقصان کا باعث بنتا ہے۔ بیماریوں کے حملے سے محفوظ رکھنے کا سستا، آسان اور مؤثر حل صفائی ستھرائی کا مناسب انتظام اور متوازن خوراک کی فراہمی میں مضمر ہے۔

موک

بچوں میں موک کا لگنا ایک انتہائی اہم اور پیچیدہ مسئلہ ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق عمر کے پہلے مہینے میں 90 فیصد اموات کا سبب موک ہے۔ جو بچے اس مہلک مرض سے بچ جاتے ہیں ان کی صحت اور شرح بڑھوتری کافی حد تک متاثر ہوتی ہے۔ موک لگنے کی تقریباً 20 فیصد متعدی جبکہ 80 فیصد غیر متعدی وجوہات ہیں۔ غیر متعدی وجوہات میں دودھ کی زیادہ مقدار پلانا، صفائی ستھرائی کا غیر مناسب انتظام، قوت مدافعت میں کمی اور شدید موسمی دباؤ شامل ہیں۔ جبکہ متعدی وجوہات میں بیکٹر یا، وائرس اور فنجائی شامل ہیں۔ یہاں پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ زیادہ تر موک غیر متعدی وجوہات سے شروع ہو کر متعدی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

موک کی علامات

غیر متعدی	متعدی
بخار نہیں ہوگا	بخار ہوگا
بظاہر تندرست نظر آئے گا	کمزور، لاغر اور آنکھیں دھنسی ہوئی ہوں گی
پانی اور دودھ معمول کے مطابق پیئے گا	کھانا پینا مکمل طور پر چھوڑ دے گا
جسم میں پانی کی کمی واقع ہوگی	جسم میں پانی کی شدید کمی واقع ہو جائے گی

موک کے باعث بچوں کے جسم میں پانی اور ضروری نمکیات کی شدید کمی واقع ہو جاتی ہے جو کہ موت کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ ہمارے ہاں موک کے علاج کیلئے عام طور پر اینٹی بائیوٹکس اور موک کُش ادویات کا استعمال کیا جاتا ہے جب کہ پانی اور نمکیات کی کمی کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جو علاج کے غیر موثر ہونے کی ایک اہم وجہ ہے لہٰذا پانی کی کمی کا درست تعین کر کے فوری طور پر اس کمی کو پورا کرنا انتہائی ضروری ہے۔ ظاہری علامات اور جلد کے مشاہدے سے پانی کی کمی کا درست تعین کیا جا سکتا ہے۔

پانی کی کمی (فیصد)	علامات
5 سے 6	موک کی علاوہ کوئی ظاہری علامت نہیں ہوگی
6 سے 8	سست اور کمزور ہوگا، چٹکی بھرنے کے بعد جلد کا 6 - 2 سیکنڈ میں اپنی سطح پر واپس آجانا، آنکھیں دھنس جاتی ہیں
8 سے 10	بچہ کھڑا نہیں ہوسکتا، آنکھیں زیادہ دھنس جاتی ہیں جلد کا 6 سیکنڈ سے زیادہ وقت میں واپس اپنی سطح پر آنا
10 سے 14	بچہ بے ہوش ہوجاتا ہے، چٹکی بھرنے کے بعد جلد اپنی سطح پر واپس دیر سے آتی ہے
14 سے زیادہ	موت واقع ہوجاتی ہے

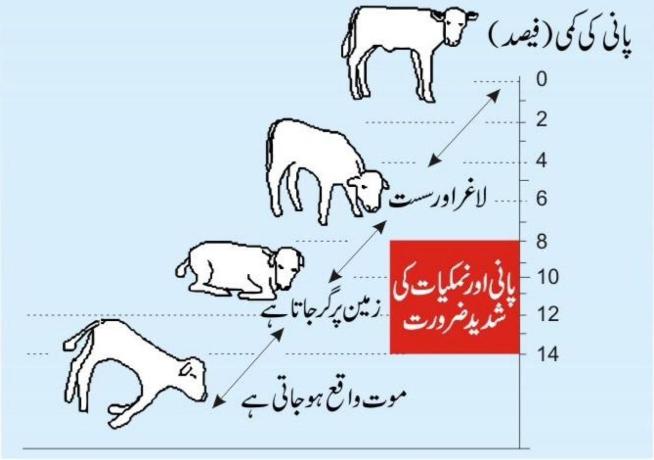

احتیاطی تدابیر

- بچوں کو موک سے بچانے کے لئے رہائش اور دودھ پلاتے وقت صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھیں
- بچوں کو ضرورت سے زیادہ دودھ پلانے سے گریز کریں
- غیر متعدی موک کی صورت میں بچوں کو حسبِ ضرورت دودھ اور نمکول پلائیں اور اینٹی بائیوٹکس کا ہرگز استعمال نہ کریں
- متعدی موک کی صورت میں اینٹی بائیوٹکس، نمکول اور پانی کا استعمال کریں
- بچوں کے جسم میں پانی اور نمکیات کی شدید کمی کی صورت میں بذریعہ سٹامک ٹیوب دودھ اور نمکول دیں۔ اگر اس کے باوجود موک ٹھیک نہ ہو تو قریبی ماہر ویٹرنری ڈاکٹر سے فوری رابطہ کریں

نمونیا

بچوں میں نمونیا نظامِ تنفس کی ایک اہم مہلک بیماری ہے۔ جو زیادہ تر سردیوں میں شدید موسمی دباؤ، ادویات پلاتے وقت بے احتیاطی، پھیپھڑوں کے کرم اور ہوا کی آمد و رفت کے غیر مناسب انتظام کی وجہ سے ہوتی ہے۔ قوت مدافعت میں کمی کی وجہ سے مختلف بیکٹیریا اور وائرس حملہ آور ہو کر دیگر بیماریوں کے امکانات کو بڑھا دیتے ہیں۔

علامات

- جانور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے
- تیز بخار، سست اور لاغر نظر آتا ہے
- شدید کھانسی لگ جاتی ہے
- سانس لینے میں دشواری پیش آتی ہے
- نبض کی رفتار بڑھ جاتی ہے
- نتھنوں سے پانی بہتا ہے جو کہ بعد ازاں بلغم کی صورت اختیار کر جاتا ہے

احتیاطی تدابیر

- سردیوں میں جانوروں کی رہائش میں ہوا کی آمد و رفت کا مناسب بندوبست کریں
- بچوں کو دودھ یا ادویات پلاتے وقت زبان ہرگز نہ پکڑیں تاکہ پلائی جانے والی اشیاء سانس کی نالی میں داخل نہ ہوسکیں
- پھیپھڑوں کے کرموں سے بچاؤ کیلئے باقاعدگی سے کرم کش ادویات ضرور پلائیں
- مزید پیچیدگی کی صورت میں قریبی ماہر ویٹرنری ڈاکٹر سے رجوع کریں

کرم کُشی

ہمارے ہاں بچوں کی بڑی تعداد مختلف اقسام کے کرموں کا شکار رہتی ہے جو اُن کی صحت اور شرح بڑھوتری پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ باڑے میں صفائی ستھرائی کے غیر مناسب اِنتظامی اُمور جیسا کہ گندہ پانی پینے، مٹی کھانے گوبر، پیشاب اور دوسرے جانوروں کو چاٹنے سے بچے مختلف کرموں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ کرم جانوروں کی

اندورنی یا بیرونی سطح پر رہ کر اُن کا خون چوستے ہیں نتیجتاً بچوں میں مختلف بیماریاں پھیلانے کا بھی باعث بنتے ہیں۔ کرم عام طور پر دو قسم کے ہوتے ہیں۔

اندرونی کرِم

بیرونی کرِم

علامات

متاثرہ بچے خوراک زیادہ کھاتے ہیں مگر رفتہ رفتہ کمزور اور لاغر ہو جاتے ہیں۔ بچوں میں مٹی کھانا اور پیٹ کا لٹک جانا کرموں کی نمایاں علامات ہیں۔ جلد خشک اور کھردری ہو جانے کے ساتھ بال جھڑنے لگتے ہیں۔ آنکھوں میں گِڈ آنے لگتی ہے۔ شدید حملے کی صورت میں بدبودار موک لگ جاتی ہے۔ چیچڑوں کی وجہ سے رت موترا اور گلٹیوں کا بخار جیسی مہلک بیماریاں بھی لاحق ہو سکتی ہیں۔

کرموں کی روک تھام کیلئے احتیاطی تدابیر

- باقاعدگی سے دن میں کم از کم دو دفعہ باڑے کی صفائی ضرور کریں اور پانی کھڑا نہ ہونے دیں
- بچوں کو ہر تین ماہ بعد کرم کش ادویات ہر دفعہ بدل کر پلائیں۔ تاکہ کرم ایک ہی دوائی کے خلاف

قوتِ مدافعت حاصل نہ کر سکیں

- باڑے کی دیواروں یا چھت میں کوئی سوراخ نہیں ہونا چاہیے اور باڑے میں ہر ماہ باقاعدگی سے چیچڑ کش ادویات کا سپرے کریں
- چیچڑوں کے شدید حملے کی صورت میں جلد پر چیچڑ کش ادویات لگائیں
- مزید ہدایات کیلئے اپنے قریبی ڈاکٹر سے رجوع کریں

حفاظتی ٹیکہ جات

ہمارے ہاں ہر سال وبائی امراض سے بہت سے بچوں کا ضیاع ہو جاتا ہے۔ اِن امراض سے صحت یاب ہونے کے باوجود متاثرہ بچے شرح بڑھوتری کے مطلوبہ اہداف حاصل نہیں کر پاتے۔ اس کے علاوہ علاج معالجے پر ہونے والے اخراجات بھی ڈیری فارمرز پر اضافی بوجھ کا باعث بنتے ہیں۔ بروقت اور مؤثر حفاظتی ٹیکہ جات کی منصوبہ بندی سے ان ممکنہ معاشی نقصانات سے بخوبی بچا جا سکتا ہے۔

حفاظتی ٹیکہ جات مختلف وبائی امراض کے حملے سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ ہیں۔ یہ ٹیکہ جات ہمیشہ حفظِ ماتقدم کے لیے لگائے جاتے ہیں۔ یہ جسم میں ان امراض کے خلاف قوتِ مدافعت پیدا کرتے ہیں۔ یہاں پر یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ بچے قوت مدافعت کے بغیر پیدا ہوتے ہیں اور انہیں بوہلی سے حاصل ہونے والی قوت مدافعت بتدریج 3 سے 4 ہفتے میں کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر بچوں کو وبائی امراض سے بچانے کیلئے حفاظتی ٹیکے لگانا بے حد ضروری ہے۔

مرض	ٹیکہ لگانے کی عمر		مؤثر دورانیہ
	پہلا ٹیکہ	دوسرا ٹیکہ	
منہ کھر	6 ہفتے	9 ہفتے	6 مہینے
گل گھوٹو	6 ہفتے	9 ہفتے	6 مہینے
چوڑے مار	6 ہفتے	9 ہفتے	ایک سال

ہدایات برائے حفاظتی ٹیکہ جات

- حفاظتی ٹیکہ جات کو وقت معیاد میں ہی استعمال کریں
- ٹیکہ جات کو ہمیشہ 4 ڈگری سینٹی گریڈ پر ریفریجریٹر میں محفوظ کریں اور نقل و حمل کے لئے برف یا تھرمس کا استعمال کریں
- لیبل پر درج ہدایات کے مطابق حفاظتی ٹیکوں کا کورس مکمل کروائیں
- ٹیکہ جات ہمیشہ مطلوبہ مقدار میں استعمال کریں اور مستند ذرائع سے حاصل کریں
- مزید معلومات کیلئے اپنے قریبی ماہر ویٹرنری ڈاکٹر سے رجوع کریں

جانوروں کو گوشت کیلئے فربہ کرنا

روایتی طور پر ڈیری فارمرز جانوروں کی مناسب دیکھ بھال نہیں کرتے خاص طور پر کٹڑے تو اوائل عمر میں ہی مر جاتے ہیں یا پھر کم قیمت میں فروخت کر دیئے جاتے ہیں۔ گوشت کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیشِ نظر ڈیری فارمر حضرات زیادہ سے زیادہ تعداد میں جدید بنیادوں پر جانوروں کو گوشت کے لیے فربہ کریں تا کہ کم عرصے میں زیادہ وزن حاصل کر کے خاطر خواہ منافع کمایا جا سکے۔ فربہ کرنے کے لیے جانوروں کو عموماً تین ماہ تک پالا جاتا ہے۔ فربہ کرنے کے ضروری اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے

جانوروں کا انتخاب

اگر جانور مارکیٹ سے لینا مقصود ہو تو خریدتے وقت درج ذیل اُمور کو مدِنظر رکھنا چاہیئے:

- جانور تندرست ہو اور لاغر جانور کا انتخاب نہ کریں
- جانور کی اوسط عمر تقریباً 1 سال ہونی چاہئے کیونکہ اس عمر میں جانور بیماریوں کے خلاف کافی قوتِ مدافعت رکھتے ہیں
- جانور یکساں وزن، قد اور عمر کے ہونے چاہئیں
- جانور کو ہمیشہ وزن کر کے خریدنا چاہئے کیونکہ اس سے نقصان کا احتمال کم ہوتا ہے
- جانوروں کی خرید سے پہلے ان کی صحت کے بارے میں اچھی طرح جانچ پڑتال کر لیں
- بڑھوتری کے لحاظ سے بچھڑوں کا انتخاب کٹڑوں کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔ ساہیوال اور دوغلی نسل کے بچھڑے موزوں انتخاب ہو سکتے ہیں
- جانور خریدنے کے لیے مارکیٹ کی نسبت مستند ذرائع کو ہمیشہ ترجیح دیں

جانوروں کی مال برداری

جانوروں کی بحفاظت مال برداری کیلیئے درج ذیل اُمور کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے:

- جانوروں کی مال برداری سے پہلے ٹرک کے فرش کا معائنہ کر کے پرالی، خشک گھاس یا بھوسے کی تہہ اچھی طرح بچھائیں
- جانوروں کو ٹرک پر سوار کرنے کیلیئے موزوں جگہ کا انتخاب کریں
- جانوروں کی تعداد ٹرک میں دستیاب جگہ کے مطابق ہونی چاہیے
- سفر شروع کرنے سے پہلے جانوروں کو پانی پلائیں
- جانوروں کو ٹرک میں باندھنے کے لیے لوہے کی زنجیر کا استعمال نہ کریں
- لمبے سفر کے دوران ہر 6 گھنٹے کے بعد جانوروں کو ٹرک سے اُتار کر چارے اور پانی کے علاوہ چہل قدمی بھی کروائیں
- کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نپٹنے کے لیے دوران سفر جانوروں کے ساتھ کسی ذمہ دار شخص کا ہونا انتہائی ضروری ہے

نئے آنیوالے جانوروں کی دیکھ بھال

- نئے جانوروں کے لیے پہلے دو ہفتے نہایت اہم ہوتے ہیں۔ درج ذیل ہدایات پر عمل کر کے جانوروں کو بیماریوں سے بچانے کے ساتھ ساتھ ان کی کارکردگی اور منافع کو بڑھایا جاسکتا ہے۔
- فارم انتظامیہ کو جانوروں کی آمد سے پہلے تاریخ، وقت اور تعداد کے بارے میں بتایا جائے تاکہ بروقت بہتر طور پر انتظامات کیے جاسکیں
- جانوروں کو فارم پر لانے کے بعد کم از کم دس دن تک انہیں دوسرے جانوروں سے علیحدہ رکھنا چاہیے تاکہ اگر ان میں کسی بھی بیماری کے اثرات ہوں تو وہ دوسرے جانوروں تک نہ پہنچیں
- جانوروں کی آمد کے فوراً بعد وزن کریں اور شناختی نمبر لگائیں
- مختلف بیماریوں مثلاً گل گھوٹو اور منہ کھر کے لیے حفاظتی ٹیکے لگانے چاہئیں اور اندرونی کرموں کیلئے کرم کش ادویات کا استعمال کریں
- جانوروں کی پانی اور چارے تک آزادانہ رسائی کو ممکن بنائیں
- جانوروں کو یکساں نسل، وزن، عمر اور جنس کے لحاظ سے گروپوں میں تقسیم کریں
- نئے خرید کردہ جانوروں میں عموماً نمکیات کی کمی ہوتی ہے اس لیے کھرلیوں میں نمکیاتی آمیزہ ہر وقت موجود ہونا چاہیے

جانوروں کوخوراک کاعادی بنانا

فربہ کرنے لیے جانوروں کو پروٹین سے بھرپور راشن کی ضرورت ہوتی ہے چونکہ نئے خریدے گئے جانور سبز چارہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں انہیں چارے سے فربہ کرنے والے راشن کا بتدریج عادی کرنا چاہیے۔دس سے پندرہ دنوں میں جانوروں کو مکمل طور پراس راشن پر منتقل کیا جاسکتا ہے۔اگر اچانک خوراک کو تبدیل کیا جائے تو انہیں اپھارہ یا موک لگ سکتی ہے

- جانوروں کو روزانہ تین فیصد بلحاظ جسمانی وزن فربہ کرنے والا راشن ڈالنا چاہیے
- یہ راشن صبح وشام باقاعدگی سے ڈالیں
- جانوروں کوان کی ضروریات سے زیادہ یا کم راشن ڈالنا معاشی نقصان کا باعث بن سکتا ہے

جانوروں کی کارکردگی کو جانچنا

جانوروں کی شرح بڑھوتری اور فربہ کرنے کے نفع ونقصان کو جانچنے کے لیے مکمل اور درست ریکارڈ کیپنگ انتہائی ضروری ہے۔ ریکارڈ کیپنگ میں درج ذیل اُمور کا اندراج کرنا چاہیے:

- جانوروں کی قیمتِ خرید
- ابتدائی وزن
- خریدنے کی تاریخ
- یومیہ راشن کی مقدار
- حفاظتی ٹیکہ جات اور کرم کشی کی تاریخ
- دیگر اخراجات
- ہر پندرہ دن بعد باقاعدگی سے جانوروں کا وزن
- جانوروں کا حتمی وزن اور قیمت فروخت

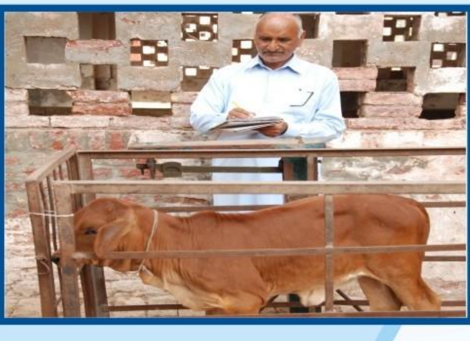

جانوروں کو فربہ کرنے والے مختلف راشن کے اجزائے ترکیبی

سیریل نمبر	اجزاء	فیصد
-1	مکئی (پیلی)	30
-2	رائس پالش	15
-3	چوکر گندم	12.5
-4	شیرہ یا راب	10
-5	کھل بنولہ	20
-6	کھل سرسوں	8
-7	یوریا	2
-8	میٹھا سوڈا	0.5
-9	نمکیاتی آمیزہ	2
	ٹوٹل	100

خشک مادہ جات	89.17 فیصد	لحمیات	18.54 فیصد

سیریل نمبر	اجزاء	فیصد
-1	مکئی (پیلی)	30
-2	رائس پالش	16
-3	چوکر گندم	12.50
-4	شیرہ یا راب	4
-5	میز گلوٹن 30%	22
-6	کھل سرسوں	8
-7	کینولا میل	5
-8	میٹھا سوڈا	0.5
-9	نمکیاتی آمیزہ	2
	ٹوٹل	100

خشک مادہ جات	88.02 فیصد	لحمیات	18.00 فیصد

سیریل نمبر	اجزاء	فیصد
-1	مکئی (پیلی)	38
-2	رائس پالش	14
-3	چوکر گندم	5.50
-4	شیرہ یا راب	4
-5	میز گلوٹن 30%	18
-6	توریا میل	8
-7	سویابین میل	8
-8	بائی پاس فیٹ	2
-9	میٹھا سوڈا	0.50
-10	نمکیاتی آمیزہ	2
	ٹوٹل	100

خشک مادہ جات	87.99 فیصد	لحمیات	18.60 فیصد

Charles Sturt University

Australian AID

UNIVERSITY OF VETERINARY & ANIMAL SCIENCES LAHORE

اے ایس ایل پی ڈیری پراجیکٹ

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز، لاہور

فون: 042-37212339 ویب سائٹ: www.aslpdairy.pk